رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر — خار وطن از سنبل و ریحاں خوشتر
یوسف کہ بمصر پادشاہی میکرد — میگفت گدا بودن کنعاں خوشتر

بانی و مہتمم — ابو الحسن
چندہ سالانہ ۱ روپیہ
فی پرچہ ۱ آنہ

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

جلد ۷ | کاکوری جمعہ ۱۶ اگست ۱۹۴۰ء مطابق ۱۱ رجب المرجب ۱۳۵۹ھ | نمبر ۸

ادبیات

غزل از منشی عبد الکریم صاحب تحسن کاکوری

کہدیا راز انا الحق ترے شیدائی نے — سب کو ہشیار بنایا اسی سودائی نے
آپ ہو سر حقیقت ہوا مائل بہ مجاز — خود تماشا کیا اپنا ہی تماشائی نے
عکس خود دیکھ کے آئینہ میں حیران ہو جو — انکو مبہوت کیا انکی خود آرائی نے
میری تشہیر نہ کرتے تو نہوتے بدنام — مشتہر کردیا انکو مری رسوائی نے
وحشت قیس کی اچھی ہی وہ شہرت ہی — گرد یا گرد مری بادیہ پیمائی نے
وہ جو بالیں سے اٹھے موت کی ہچکی آئی — کام اچھا یہ کیا انکی مسیحائی نے
قبر میں جلکے نہ پھر نام نکلنے کا لیا — کچھ مزہ ایسا دیا گوشۂ تنہائی نے
چاہئے اسکا صلہ میرے لیے کچھ مخصوص — انکو مسجود کیا میری جبیں سائی نے
اب کسی غیر کی یارب ہے کہاں گنجائش — دلمیں گھر کر لیا اک شاہد ہرجائی نے
بیتابی ہی تری باعث صد شک ہوئی — سامنے قصے کئے پیدا تری یکتائی نے
دردِ دل کے بھری مجکو تمنا میری — سب ہی سوا کیا مجکو اسی ہرجائی نے
عمر آخر ہوئی پر ایک نہ بر آئی تحسن
منہ تکا برسوں تمنا کا تمنائی نے (مقطع)

تاریخی وقائع قبل ہجرت

سنہ ۵۴۵ء ۔ ولادت حضرت عبداللہ
سنہ ۵۷۰ء ۔ ولادت حضور انور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سنہ ۵۷۶ء ۔ وفات آمنہ
سنہ ۵۸۲ء ۔ سفر شام حضور انور صلعم
سنہ ۵۹۶ء ۔ ولادت حضرت قاسمؓ
سنہ ۶۰۰ء ۔ ولادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ
سنہ ۶۰۳ء ۔ ولادت حضرت ام کلثومؓ
سنہ ۶۰۵ء ۔ ولادت حضرت فاطمہ زہرہؓ
سنہ ۶۲۰ء ۔ وفات حضرت ابو طالب و حضرت خدیجہؓ
سنہ ۵۵۵ء ۔ ولادت حضرت خدیجہؓ
سنہ ۵۷۰ء ۔ وفات حضرت عبداللہ
سنہ ۵۷۸ء ۔ وفات حضرت عبدالمطلب
سنہ ۵۹۵ء ۔ تزویج حضرت خدیجہؓ
سنہ ۶۰۰ء ۔ وفات حضرت قاسمؓ و ولادت حضرت زینبؓ
سنہ ۶۰۲ء ۔ ولادت حضرت رقیہؓ
سنہ ۶۱۰ء ۔ بعثت حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم
سنہ ۶۱۹ء ۔ معراج النبی صلعم
سنہ ۶۲۲ء ۔ ہجرت مبارک

تاریخی وقائع بعد ہجرت

سنہ ۱ ہجری ۶۲۲ء ۔ ورود مبارک در شہر مدینہ و تعمیر مسجد نبوی۔
سنہ ۲ ہجری ۶۲۳ء ۔ جنگ بدر۔ ولادت حضرت امام حسنؓ
سنہ ۵ ہجری ۶۲۶ء ۔ جنگ خندق
سنہ ۲ ہجری ۶۲۳ء ۔ نماز و روزہ فرض ہوئے۔ تحویل قبلہ و تزویج حضرت فاطمہؓ
سنہ ۴ ہجری ۶۲۵ء ۔ شراب حرام ہوئی۔ ولادت حضرت امام حسینؓ۔
سنہ ۶ ہجری ۶۲۷ء ۔ بیعت رضوان۔

سنہ ۷ ہجری ۶۲۸ء ۔ جنگ خیبر مسلمانوں کا پہلا حج
سنہ ۹ ہجری ۶۳۰ء ۔ حج فرض ہوا۔
سنہ ۱۱ ہجری ۶۳۲ء ۔ وصال مبارک

سنہ ۶ ہجری ۶۲۸ء ۔ صلح حدیبیہ
سنہ ۸ ہجری ۶۲۹ء ۔ فتح مکہ۔
سنہ ۱۰ ہجری ۶۳۱ء ۔ حجۃ الوداع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ۷ | کاکوری جمعہ ۱۶ر اگست ۱۹۴۰ء | نمبر ۸

وقت کی ضرورت

(ادارہ)

یورپ میں جنگ کی وجہ سے آج تمام دنیا کے انسان متوحش و پریشان ہیں۔ ہندوستان میں بھی بیقراری و اضطراب موجود ہے اگرچہ اسوقت ہمارے ملک ہندوستان کو ابھی بظاہر کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن پھر بھی ہر شخص بیرونی حملوں اور اندرونی فسادات کا اندیشہ محسوس کر رہا ہے۔ اور حفاظت خود اختیاری کا ایک شور مچا ہوا ہے حالانکہ گورنمنٹ کی جانب سے بار بار اعلان کیا جا رہا ہے کہ ملک میں کوئی اندیشہ ابھی تک نہیں ہے اور اگر خدانخواستہ کوئی صورت خلفشار کی پیدا ہوئی تو گورنمنٹ اُسکا مقابلہ کرنے کیلئے پورے طور پر تیار ہے اور اُس کے پاس ہندوستان کے باشندوں کی حفاظت اور ملک کی مدافعت کیلئے کافی وسائل موجود ہیں۔ اعلانوں کے باوجود اندرونی فسادات کے خطرہ کا شور مچایا جا رہا ہے اور خواہ مخواہ کے لئے عوام کو پریشان و متوحش کیا جا رہا ہے۔ بظاہر اس تمام شور و غوغا کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف بزدلی کا اظہار ہو یا دوسرا مطلب یہ ہو کہ انگریز گھبرا جائیں اور اس گھبراہٹ و پریشانی میں حسب دلخواہ شرائط طے کرنے میں آسانی ہو یا ممکن ہے کہ یہ مطلب ہو کہ حفاظت خود اختیاری کی آڑ لیکر اپنی اپنی جماعت کو پوری طرح تیار کر لیا جائے۔ اگر جماعت کی تیاری و تنظیم کا جذبہ نیک نیتی کے ساتھ ہے تب تو کوئی قابل اعتراض بات نہیں لیکن یہ امر سمجھ میں نہ آیا کہ حکومت جب شہری محافظ دستے بنانے کا انتظام کرتی ہے تو مخالفت کا شور مچتا ہے اور دوسری طرف بیرونی خطرے کا اندیشہ ظاہر کر کے بطور خود یہی کام انجام دینے کی کوششیں ہو رہی ہیں جسکا صاف مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ فوجی تیاریوں کا کام اپنے ہاتھوں میں رہے تاکہ اگر کوئی نازک صورت حال پیدا ہو تو اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا جا سکے۔ مختلف پالیسی اور متضاد طرز عمل سے تمام ملک پریشان و متوحش ہے اور اگر خدانخواستہ ہندوستان میں ایسے نازک وقت میں بدامنی پھیل گئی تو یہ ملک کیلئے بڑی بدقسمتی کی بات ہوگی۔ مسلمان ایک طرف متفکر و پریشان ہیں اور دوسری طرف ہندو بھی مطمئن نہیں ہیں۔ ہم اپنے قصبہ ہی میں دیکھ رہے ہیں کہ ہندو اور مسلمان اپنی اپنی جگہ پر فکرمند و خوف زدہ معلوم ہوتے ہیں اور دونوں فریق ہمارے پاس مشورے کیلئے آتے رہتے ہیں اور قرب جوار کے مواضعات کے لوگ بھی وقتاً فوقتاً استفسار کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک ہمارے قصبہ کا تعلق ہے یہاں ہندو اور مسلمان ہمیشہ شیر و شکر ہو کر رہے ہیں۔ گو اب چند روز سے بعض ناعاقبت اندیش لوگوں کے طرز عمل سے پہلا سا اعتبار و خلوص آپس میں نہیں رہا ہے لیکن ابھی بیشتر لوگ دونوں فرقوں میں نہ صرف اپنے بزرگوں کے طرز عمل اور طرفین کے ساتھ اخلاص کو دیکھے اور سنے ہوئے موجود ہیں بلکہ سمجھ بوجھ کے ساتھ وطن کے خیر اندیش بھی ہیں۔ ایسی صورت میں ہم اپنے اہل وطن کو مشورہ دینگے کہ اُن کو گھبرانا و پریشان نہ ہونا چاہئے۔ اور اگر ابنائے وطن میں ایسی ہی بے اعتباری بڑھی ہوئی ہے کہ ایک دوسرے سے مطمئن نہیں ہو سکتا تو ہم اپنے مسلمان اہل وطن سے اپیل کرینگے کہ وہ خدا پر بھروسا اور ایمان کے جذبہ کے ساتھ اتحاد و تنظیم پیدا کر کے نہ صرف اپنی حفاظت و نگرانی کا ذمہ لیں بلکہ اپنے طرز عمل اور اخلاص سے اپنے برادران وطن کو بھی اُن کی حفاظت کا اطمینان دلا دیں۔

اسلام کے معنی سلامتی کے ہیں۔ مسلمان اللہ کا سپاہی ہے اور دنیا کی تمام قوموں میں مسلمان ہی وہ قوم ہے جس پر یہ حق عائد ہوتا ہے کہ وہ ہر فتنہ و فساد کے سامنے سینہ سپر ہو کر ایمانی

جذبہ کے ساتھ خدا پر بھروسہ رکھیں اور ہر قسم کے خوف و خطر سے بے پرواہ ہو کر اپنے ہمسایوں کی حفاظت کا ذمہ لیں۔

مسلم لیگ (جسکا کافی اثر قصبہ میں ہونا بیان کیا جاتا ہے) کو چاہیے کہ وہ حکومت اور ہندو اہل وطن کو اطمینان دلائے کہ مسلمانان قصبہ اپنے وطن کے امن و حفاظت کے ذمہ دار ہونگے اور نہ صرف کاکوری بلکہ قرب وجوار کے مواضعات میں بھی رضاکاروں کے دستے تیار کیے جائیں اور اُن سے حلف لیا جائے کہ وہ اپنے ہمسایوں کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کرینگے جن مسلمانوں تک ہماری پُر خلوص آواز پہونچے اگر وہ ایمان والے ہیں تو اللہ کی جمعیۃ کے سپاہی بن جائیں اور لازمی ورزش اور پریڈ کے اصولوں پر پوری پابندی کے ساتھ اسلام کے سپاہی اور امن کے محافظ بننے کی کوشش کریں۔ ہماری یہ بھی رائے ہے کہ مسلم نوجوانوں کو صرف بھرتی نہ کیا جائے بلکہ ہندو بھی حفاظت امن کے سوال پر اگر شامل ہوں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اُن کو بھی اپنے ساتھ شامل کرلیں اور تمام بندگان خدا کی حفاظت کرنے کیلئے تیار ہو جائیں۔ کلمہ گو مسلمان اسلامی اصول کے مطابق سپاہی بنے اور حفاظت امن کیلئے اپنی قوم اور اپنے وطن پر جان قربان کرنے کا جذبہ مذہبی نقطہ نظر سے ضروری سمجھے۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ فتنہ و فساد ہمیشہ غفلت اور کمزوری سے پیدا ہوتا ہے۔ مسلمان کے مذہب میں فساد و خونریزی بدترین جرم ہے۔ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ دنیا میں سلامتی صرف اسلام سے ہے اور امن ایمان سے پیدا ہوتا ہے۔ مسلمانو! قیام امن کیلئے تیار ہو جاؤ۔ ایک ہو کر ایک جسم بنجاؤ۔ ایک آواز پر حرکت کرو اور ایسی متحدہ فوج بنجاؤ کہ ایک اشارہ پر صف بستہ ہو جائے۔ اپنی زندگی کا ثبوت دو، اپنے اندر ایمانی جذبہ پیدا کرکے خدا کے بھروسہ پر کھڑے ہو جاؤ۔ خداوند تعالےٰ انھیں کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کریں۔

ہماری سوسائٹی

(از مولوی حسن ابن ضیا صاحب علوی ضیا کاکوری)

(۱)

ایک عالیشان کوٹھی کے پھاٹک پر سنتری کندھوں پر بندوقیں رکھے ٹہل رہے ہیں ایک موٹر کے آنے کی آواز آتی ہے پہرے دار سلامی دیتے ہیں موٹر پھاٹک کے اندر داخل ہوتا ہے اور کوٹھی کے سامنے آکر ٹھہر جاتا ہے دو سفید پوش خدمتگار آکر موٹر کا دروازہ کھول کر باادب کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک موٹا آدمی عمدہ کپڑوں میں ملبوس موٹر سے اترتا ہے ایک نوکر لپک کر دروازہ کا پردہ اٹھا دیتا ہے اور نواب صاحب کمرہ کے اندر آتش خانہ کے سامنے جاکر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دوسرا اردلی آکر کپڑے اُتارنے میں مدد دیتا ہے۔ نواب صاحب ایک کرسی کھینچکر بیٹھ جاتے ہیں اور سگار کا کش کھینچنے لگتے ہیں۔ کچھ دوست و احباب کے آنے کی اطلاع ملتی ہے۔ نواب صاحب اُٹھ کر ملاقات کے کمرہ میں جا بیٹھتے ہیں۔ بجلی کی انگیٹھی روشن کر دیجاتی ہے تاکہ کمرہ گرم ہو جائے اور ریڈیو کا بٹن دبا دیا جاتا ہے۔ سریلی نغموں کی آوازوں میں گم ہو کر وہ لوگ برج (تاش) کھیلنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ بٹلر ارغوانی شراب لیکر داخل ہوتا ہے اور سب اُس سے لطف اُٹھانے لگتے ہیں رات جب کافی ڈھل چکتی ہے تو پھر وہ سب سینما کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ تماشہ ختم ہونے کے بعد وہ کسی ہوٹل کا رُخ کرتے ہیں اور اپنے پیٹوں کو لذیذ و مرغن غذاؤں سے بھرتے ہیں پھر رولس رائس کا رُخ محل کیطرف ہوتا ہے اور اب صرف یہی کام باقی رہجاتا ہے کہ آدھی رات کو جاکر گرم بستر پر ایک گلاس گلابی شربت (شراب) پی کر دراز ہو جائیں اور نیند پوری کرنے کیلئے تمام دنیا کی کلفتوں سے بے خبر ہو کر صبح آٹھ بجے کی خبر لیں وہ بھی جب

ذرہ ناشتہ سے کر آئے اور پلنگ ہی پر کماکر پھر لیٹ جائیں۔ پسنگر کی ضرورت ہی کیا ہے کمائیں، پئیں، اُڑائیں اور سو رہیں؟ اسلئے اگر غریب کاشتکاروں کا خون چوسکر دولت جمع کرلی گئی ہے اور یہی وجہ ہے زندگی بے فکری سے کٹ رہی ہے۔

(۲)

اُس محل سے کچھ فاصلے پر ایک جھونپڑا ہے۔ مالک مکان کھیت میں اپنے بچوں کے ساتھ مشغول کام ہے۔ گھر والی نے کنڈے بنانے کے بعد آگ سلگائی ہے۔ آگ جلاتے جلاتے پریشان ہو گئی ہے دھوئیں سے آنکھوں میں آنسو آگئے ہیں کس مشکل سے جو کی موٹی موٹی کچھ روٹیاں ڈال لی ہیں تھوڑی سی چٹنی پیسکر اور چھوٹے بچے کو بغل میں دبا کر وہ بھی کھیت کو جاتی ہے اور سورج کی تپش میں یہ کنبہ کھانا کھاتا ہے۔ ایک آدھ لقمہ روٹی کا اور ایک لٹیا پانی کی اُنکے پیٹ کی جلتی ہوئی آگ کو بجھاتی ہے۔ پھر غریب کسان اپنے بیل کے ساتھ محنت کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور بال بچے پتیاں و لکڑیاں جمع کرنے لگتے ہیں سورج ڈوبنے تک یہی مشغلہ رہتا ہے۔ پھر غریب کسان زمیندار صاحب کے یہاں بیگار کرنے چلا جاتا ہے اور غریب عورت اپنے بچوں کو لے کر گھر چلی جاتی ہے۔ سردی ہو یا گرمی بچوں کو غالبًا کپڑوں کی ضرورت ہی نہیں! اُن جمع کی ہوئی پتیوں سے آگ مکان کو گرم کرنے کیلئے جلائی جاتی ہے آگ کے بجھنے کے بعد وہ سب کے سب ایک دوسرے سے ملکر لیٹنے سے پہلے صبح کی بچی بچائی باسی روٹی سے پھر بھوک کی آگ بجھاتے ہیں اور پانی پیکر سو جاتے ہیں۔ پیال اُن کی سردی کو مٹانے میں مدد دیتا ہے۔ آج تو یہ ہوگیا مگر کل زمیندار صاحب کے کام سے دن بھر شہر میں رہنا ہے اور کھیت کا خدا مالک ہے مگر کھانے کو کیا ہوگا؟ اسکا حل سمجھ سے باہر ہے یہی سوچتے سوچتے کسان سو جاتا ہے۔ خود ایک انسان فاقہ کرے مگر اتنی ننھی جانیں؟ آخر انکا کیا حشر ہوگا؟ اسکا جواب ہی کیا ہے۔ کیا زندگی ہے؟ کام کرنے پر بھی بھوکے رہیں اور بغیر کام کئے ہوئے چین کی بنسی بجائیں۔ آخر یہ کیسی عجیب بات ہے مگر اسکا عام حل ہی کیا ہو سکتا ہے۔ تف ہے ایسی بے رحم سوسائٹی پر۔ کیا سماج اندھا ہے؟ الٹی گنگا بہ رہی ہے۔ جو خون پسینہ ایک کرے اُسکا اُس روپیہ میں کچھ حصہ نہیں اُسکی گاڑھی کمائی سے وہ ناگ (زمیندار) گل چھرے اُڑاتے رنگ رلیاں کرتے ہیں۔ یہ آخر کہاں کا قانون ہے؟ اس سے تو موت بہتر ہے۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ یہ بے انصافی آخر تا کجے؟ کیا یہ جائز ہے کیا سرمایہ داروں کی طرح غریبوں کے ہاتھ پیر نہیں ہیں۔ کیا وہ گاڑھی کمائی سے جو پیدا کرتے ہیں اس سے وہ عیش نہ سہی تو پیٹ تک پالنے کے مستحق نہیں ہیں؟ خوب دنیا ہے جو مکان بنائے وہ نہ رہنے پائے اور ظالم جابر خونخوار بھیڑیا اُسکی روٹی اُس سے چھین لے وہی مثل ہے کہ ظالم مارے اور رونے نہ دے بغیر چون و چرا کے بیگار الگ کرنا پڑتی ہے۔ غریب کی داد و فریاد ہی کیا آخر یہ اندھی نگری اور چوپٹ راج کبتک رہے گا۔

سیر بین

(از قادری محمد محسن حسین رضا علوی تماشائی کاکوروی)

فیشن۔ فیشن۔ جدھر دیکھو فیشن ہی فیشن دکھائی دیتا ہے۔ ہم لوگوں کی دنیا بھی عجب انوکھی دنیا ہے۔ پیدا ہوئے پورب میں۔ پلے بڑھے پچھم کی ہوا میں۔ بڑے ہوئے پہونچے دکن میں۔ جس جگہ گئے وہاں کا فیشن بھی نرالا دیکھا۔ جب سے تماشائی بنے بڑے مزے مزے کے تماشے دیکھے۔ سینما دیکھا۔ تھیٹر دیکھے۔ کبھی بال سے لطف اندوز ہوئے۔ کبھی موسیقی کی مجلس گرمائی۔ کبھی سوٹ پہنا ٹائی لگائی۔ ہیٹ سے سر ڈھانک لیا۔ چھوٹا سا "سونٹا" معاف کیجیے گا "ہنٹر" ہاتھ میں لیا اور کھٹ کھٹ "لفٹ" "رائٹ" کرتے ہوئے اسٹیشن پہونچے۔ تھرڈ کلاس ویٹنگ روم کی جانب گئے وہاں کی خوفناک مکھیاں۔ ہمہ اقسام کے جانوروں کی بو ناقابل برداشت تھیں۔ گھور کر ہوٹل والے کی طرف دیکھا۔ لاحول ولا قوۃ "چلو جنٹس ہوٹل میں چلیں گے۔ لفٹ کا بٹن دبایا اور آن کے آن میں پر فضا۔ خوشنما۔ خوش ادا۔ خوش قطع قسم کے

کمرہ میں خوشبودار جاپے "حنائی ہاتھوں" تو بہ غلطی ہوئی غازہ مالیدہ ہاتھوں کی نزاکت اور ادا بٹ پر رسوں کے شیریں ترنم نے بجلی کا سا کام کیا اور ہم دم سے نازک ونرم دمخملی صوفہ پر دراز ہوگئے۔ عالم خیال میں فیشن کی دیوی مسکراتی ہوئی نظر آئی اور یہ صدا انداز رعنائی گویا ہوئی ابھی تم سچے شیدائی نہیں بنے اگر میری پرستش منظور ہے تو آیندہ سے علے الصباح بیدار ہوکر افریقہ کے روغن ناریل کے صابن سے غسل کیا کرو۔ علاقہ لنکاشائر واقع امریکہ کی پیدا شدہ روئی سے لنکاشائر کا تیار کردہ تولیہ اپنے جسم کو خشک کرنے کیواسطے استعمال کرو۔ روسی تن زیب یا ململ کی قمیص سے جسم کو زینت دو۔ جاپانی سلک کی ٹائی گلے میں لگاؤ۔ آسٹریلیا کے اون سے تیار کیا ہوا یارک شائر کے کارخانہ کا سوٹ پہنو۔ ارجنٹائن کے بیل کی کھال کو جو کہ جرمنی میں باغت کیلئے آتی ہے جوتا بنانے کیواسطے استعمال کرو۔ برازیل کی کافی جزائر غرب الہند کی بنائی ہوئی شکر ملا کر پیا کرو۔ کناڈا یا رومانیہ کے گیہوں سے تیار کئے ہوئے انگریزی ساخت کے کیک سے ناشتہ کرو۔ ناشتہ کے بعد اٹلی کے موٹر کار پر جبکہ اپنے دفتر جاؤ اور جملہ خط وکتابت انگریزی ٹائپ رائٹر مشین پر چھپوایا کرو۔ آخرش امریکہ کے فاونٹین پن سے اسپر دستخط کیا کرو۔ مجھے توقع ہے کہ تم میری ہدایتوں پر عمل پیرا ہوکر ایک بہترین فیشن ایبل جنٹلمین ہی ہوگے بلکہ انٹرنیشنل فیشن ایبل جنٹلمین میں تمھارا شمار کیا جائے گا اور دنیا تمھاری مطیع اور گرویدہ ہوکر میری صحیح طور پر پرستش کرسکے گی۔"

یہ کہکر دیوی غائب ہوگئی۔ میری آنکھ کھلی اور میں نے عہد کرلیا کہ فیشن ایک لغویت ہے۔ ہماری قدیم تہذیب اور ہمارا طرز معاشرت کم خرچ وبالانشین ہونے کے ساتھ ساتھ بہت آرام دہ اور پاکیزہ بھی ہے۔

دورِ شاہجہانی اور ۱۹۳۹ء پر ایک طائرانہ نظر

آج دنیا کی بڑی سی بڑی متمول ومالدار سلطنت کی لاتعداد دولت۔ ہوائی جہاز، قلعے، مشین گن، اسلحہ سازی کے کارخانوں یا سلاطین کے بے تعداد مصارف کے نذر ہورہی ہے۔ ہر نئی چیز کو خوش عقیدگی کی اندھی عینک سے دیکھنے والے مقلدین مغرب کے پاس کیا اسکا کوئی جواب ہے؟ کہ آج جبکہ اس دور کو دنیا کا نام نہاد دور ترقی وتہذیب وتمدن کہا جاتا ہے۔ دعویداران ترقی ومدعیان امن کی ساری کوششیں صرف اسپر صرف ہورہی ہیں۔ کہ میرے ہی پاس انسانی ہلاکت وبربادی کا ایسا عظیم الشان ذخیرہ ہو جسکا کوئی دوسری طاقت مقابلہ نہ لاسکے۔

آج زہریلی گیس نئے نئے ہلاکت آفریں اسلحہ جدیدہ تباہ کن سامان حرب پر بلا مبالغہ اربوں روپیہ سالانہ خرچ کیا جاتا ہے اسکے بعد بھی یہ دعوے ہے۔ کہ ہم امن کے حامی اور انسان کی ترقی کے خواہاں ہیں۔ سوائے مغالطہ اور تجاہل عارفانہ کے اور کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اسکے مقابلہ میں اگر خیراتی۔ تعمیری تعلیمی مصارف پر نگاہ ڈالی جائے تو ہر دفتر میں ہر محکمہ کی رپورٹ میں یہی نظر آئیگا کہ بجٹ میں گنجائش نہیں۔ گویا اسباب حیات وآسائش کیلئے بجٹ میں گنجائش مفقود مگر ذرائع موت اور سامان مرگ کیلئے خزانوں کے منھ کھلے ہوئے ہیں اور اسکے لئے کسی بجٹ کی حاجت نہیں نہ اقتصادی بدحالی کا شکوہ ہے۔ یہ کھلی ہوئی اور واضح عبرت انگیز نصیحت ہے ان مغرب زدہ دماغوں کیلئے جنھوں نے اپنا سب کچھ کھو کر تے کہ اپنے اسلاف کے کارناموں کو بھلا کر تقلید مغربی کا پروانہ حاصل کیا اور اس طرح حاصل کیا کہ آج ان کی ناقص تعلیم۔ کھوٹا دماغ ان کی زبانوں سے خود اسلاف کو ہدف ملامت بنوا رہی ہے۔

موجودہ دور تمدن وتہذیب ۱۹۳۹ء کی داستان آپ سن چکے

حادثات

(۱) بیوہ منشی غلام دستگیر ساکن قصبہ بیوہ (صاحبزادی منشی انعام اللہ مرحوم تحصیلدار) جنکی شدید علالت کی اطلاع گذشتہ اشاعت میں درج ہوئی تھی اور حالت اندیشہ ناک لکھی گئی تھی انکا انتقال ۱۳ر اگست ۱۹۳۹ء کو ہوگیا اطلاع ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمکو اس حادثہ میں مرحومہ کے اعزہ سے دلی ہمدردی ہے۔ (۲) مولوی اسلام الدین علوی (مولوی محلہ)

اب آئیے ذرا اس دور پر ایک سرسری نگاہ ڈال لیجئے۔ جو کہ دور شاہجہانی کہا جاتا ہے۔ اور ہمارے دلدادگان مغرب اپنے زعم جہالت میں جسے دور جہالت یا کم از کم غیر متمدن دنیا سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس دور کے صرف ایک باب کا مطالعہ کیجئے۔ حضرت شاہجہان غازیؒ کا دربار ہے علماء و صلحاء، مشائخ و امراء سب صف بستہ مودب ایستادہ ہیں۔ جلال سلطانی نے سب کے لبوں پر مہر سکوت لگادی ہے۔ اچانک سعد اللہ خاں وزیر اعظم ایک فرد حساب لیکر کھڑے ہوئے قبائے سلطانی کو بوسہ دیا۔ نطق و گویائی کی اجازت مانگی اسکے بعد اہل دربار سے مخاطب ہوئے۔

حضرات! آج اعلیحضرت ظل اللہ کے حکم سے میں آپ حضرات کے سامنے اسوقت تک کے دور ہمایونی کے مصارف رفاہ عام کی تفصیل پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو یہ ہے:۔

(۱) اعلیحضرت ظل سبحانی نے اسوقت تک نو کرور روپیہ انعامات میں عطا فرمایا۔
(۲) اکبر آباد کی تعمیر پر ایک کرور دس لاکھ روپیہ صرف ہوا۔
(۳) تعمیر تاج محل کیلئے اسی لاکھ ساٹھ ہزار روپے کی منظوری صادر فرمائی گئی۔
(۴) تعمیر موتی مسجد کیلئے ساٹھ لاکھ روپیہ منظور ہوا۔
(۵) قلعہ معلے دہلی کی تعمیر میں پچاس لاکھ روپیہ۔
(۶) جامع مسجد دہلی کی تعمیر میں دس لاکھ روپیہ۔
(۷) عمارات لاہور پر پچاس لاکھ روپیہ۔
(۸) عمارات کابل پر بارہ لاکھ روپیہ۔
(۹) عمارات کشمیر پر آٹھ لاکھ روپیہ۔
(۱۰) حصار قندھار پر آٹھ لاکھ روپیہ۔
(۱۱) عمارات اجمیر و احمد آباد پر بارہ لاکھ روپیہ حضرت ظل سبحانی کے ایما اور حکم سے صرف ہوئے۔

اسکے علاوہ حضرت ظل سبحانی نے بہتر لاکھ روپئے تخت نشینی پر اہل استحقاق کو عطا فرمائے۔ اسی کے ساتھ معزز حاضرین دربار آپ اس سے بھی باخبر ہونگے کہ حضرت ظل سبحانی کی حدود مملکت اسوقت ۲۲ صوبوں پر حاوی ہے اور سالانہ سرکاری محاصل ۲۲ کروڑ ہے۔ حضرت ظل سبحانی نے اپنی نوازش و عنایت سلطانی سے اپنے چاروں وزیروں میں سے ہر ایک کی تنخواہ تیس لاکھ روپے سالانہ مقرر فرمائی ہے۔ حضرت ظل سبحانی دو کروڑ کے جواہرات شہزادوں کو عطا فرما چکے ہیں۔ اور ایک کروڑ کے جواہرات تخت طاؤس میں نصب کرنے کا حکم صادر ہو چکا ہے۔ حضرت ظل سبحانی نے اپنے تاج و ملبوسات کی تزئین میں ایک کروڑ بارہ لاکھ روپے کے صرف کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

سعد اللہ خاں اپنی تقریر ختم کر کے بیٹھے اور اصحاب منصب اہل دربار کی زبان سے احسنت و مرحبا کے نعرے بلند ہوئے کسی نے کہا ع آفریں باد بریں ہمت مردانۂ تو۔

غالباً اب یہ چیز محتاج تشریح نہ رہی کہ بلا شبہ وہی دور جسکو ہم گذرا ہوا غیر متمدن یا پرانی کہانی کے نام سے موسوم کرتے ہیں وہی دور حقیقت میں امن عامہ کا علمبردار تھا۔ رفاہ عامہ پر اپنے خزانوں کو خالی کرنیوالا اور انسانی زندگی کے حقیقی اسباب معاش مہیا و بہم کرنیوالا تھا۔ نہ کہ موجودہ دور جس نے اگر بہت زیادہ ترقی کی انتہائی سخاوت و دریادلی کی شان دکھلائی۔ تو اعلے سے اعلے رفیع الشان سرکاری محلات تعمیر کروا ڈالے مگر اسمیں بھی یہ جذبہ ہاتھ سے نہ جانے دیا کہ جو کچھ نکلے وہ سب سمندر پار جائے تاکہ اس سے تباہ کن سامان مہیا کیا جائے۔

کیا موجودہ دور ثابت کر سکتا ہے کہ خالص غربا اور رفاہ عام کیلئے اس نے اس ڈیڑھ سو سال کی طویل مدت میں فقط شاہجہاں کی تخت نشینی اور کل مدت حکومت کے خیراتی و انعامی مصارف کے نصف کے برابر بھی خرچ کیا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ آج ہمارے دماغ کیوں اسقدر ماؤف ہو گئے ہیں کہ ہم سب کچھ دیکھنے کے بعد مدح و ثنا کے جھوٹے گیت ہی نہیں گا رہے ہیں بلکہ اعمال اسلاف پر پانی پھیر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اس دور میں روپے کا مصرف یہ تھا کہ کم سے کم ٹیکس سے جو محاصل ہوں انکو انسانی فلاح و بہبود۔ شہروں کی آبادی

غریبوں کی امداد۔ اسباب معاش کی فراہمی پر صرف کیا جاتا تھا لہذا ہر قوم با برکت ہی برکت تھی۔ مگر آج جبکہ یہ مقصد ہو کہ کوئی ساعت کوئی منٹ تخریبی تدبیروں کے سوچنے سے خالی نہو۔ آج شہروں کی آبادی سے زیادہ شہروں کی ویرانی کے اسباب سوچنے پر غور کیا جاتا ہو۔ آج اپنے باہمی حریفانہ جذبات میں سبقت لیجانے کی فکر میں زہریلی فضا کرنے والی گیسوں پر دماغ سوزی کیجاتی ہو۔ تجربہ گاہوں اور ہلاکت کی نئی تعلیم گاہوں کا نام مکتب و یونیورسٹی رکھکر بیدریغ روپیہ جب صرف کیا جائے تو اس سلطنت و ملک کی خوشحالی بھی معلوم اور اُسکے برکات بھی ظاہر اور اس ملک کی اقتصادی بدحالی کا رونا بھی فضول۔ کیا ہمارے جدید تعلیم یافتہ نوجوان اس نظریہ پر غور کرینگے اور سوچیں گے کہ دور شاہجہانی اور ۱۹۴۰ء میں کیا بین اور واضح فرق ہے۔

وطن کی خبریں

نوٹ:۔ اعزہ واحباب و رجال اہل وطن سے باہر ہیں یا وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں و اطلاعات دفتر میں روانہ کر کے مشکور کرتے رہیں۔ (اڈیٹر)

موسم:۔ اسوقت تک کافی بارش ہو چکی ہے اور وقتاً فوقتاً پانی برستا رہتا ہے۔ موسم خوشگوار ہے عموماً ٹھنڈی ہوا چلتی رہتی ہے اگر کسی وقت حبس ہوتا ہے تو تھوڑی دیر کے بعد پانی کا چھینٹا گرتا ہے اور ہوا چلنے لگتی ہے بعض اوقات خنکی محسوس ہوتی ہے۔ اگر کسی وقت فضا میں ابر نہیں ہوتا اور آسمان صاف ہوتا ہے تو دھوپ تیز ہوتی ہے۔

آب و ہوا:۔ بخار و نزلہ کی شکایات سنی جاتی ہیں اور بعضوں کو نزلہ کے ساتھ بخار آنے کا حال بھی معلوم ہوتا ہے۔ بفضلہ کوئی فصلی شکایت نہیں سنی گئی۔

تقررات:۔ ہم نے دلی مسرت کے ساتھ حسب ذیل نوجوانان وطن کے ملازمت میں داخل ہونیکی خبریں سنی ہیں باریتعالیٰ انکو مبارک فرمائے اور جلد ترقیات کی بھی اطلاعیں درج اخبار کرنے کا موقع ملے۔ (۱) منشی خلیق احمد علوی ایم۔ ایس۔ سی (باڈلی)، سائنس کے گھوار رہ کر شاہرہ ایکسو میں روپیہ ماہوار بمبئی کے قریب جزیرہ "نہوا" میں مقرر ہو گئے ہیں (۲) سید ضیاء الدین کرمانی ایم۔ اے کا گورنمنٹ آف انڈیا کے پبلیسٹی ڈیپارٹمنٹ میں ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار پر تقرر ہوا ہے (۳) ڈاکٹر مشتاق احمد علوی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (باڈلی) گورکھپور میں ہیلتھ افسر (عارضی) مقرر ہوئے ہیں۔

مسلم لیگ:۔ کاکوری مسلم لیگ کی مجلس عاملہ منعقدہ ۳۰ جولائی ۱۹۴۰ء میں حسب ذیل رزولیوشن بالاتفاق منظور ہوئے:۔

(۱) "مسلم لیگ کاکوری کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ قائد اعظم ملت اسلامیہ مسٹر محمد علی جناح کی پرخلوص اور صحیح رہنمائی پر اعتماد کلی کا اظہار کرتے ہوئے ممدوح کے اُس جواب کو جو انھوں نے آل انڈیا کانگریس کے نام نہاد صدر مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کے برقیہ کے جواب میں بھیجا ہے پرزور تائید کرتا ہے اور اسکا اعلان کرتا ہے کہ قائد اعظم کا جواب مسلمانان ہند کے خیالات کا صحیح ترجمان ہے اور اُن غداران ملت کے خلاف غصہ و حقارت کا اظہار کرتا ہے جنھوں نے کانگریس کی جھولی میں مسٹر جناح کو اُنکے صاف اور سچے جواب کے سلسلہ میں نازیبا الفاظ کہے ہیں۔ ایسے غدار مسلمانوں کو ملت اسلامیہ اپنا نمائندہ نہیں سمجھتی اور نہ عام مسلمان ایسے غداروں کے قول و فعل کے ذمہ دار ہیں"

(۲) "قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح کی صاف و واضح ہدایت و آل انڈیا و صوبہ لیگ کی تجاویز کے خلاف عام ممبران لیگ کے عموماً اور اراکین مجلس عاملہ کے خصوصاً اس طرز عمل پر اظہار افسوس و ناپسندیدگی کرتا ہے کہ انھوں نے کسی نوعیت سے جنگی کمیٹیوں میں شرکت کی یا تعاون کیا ہے مجلس عاملہ کا یہ جلسہ ایسے حضرات سے خواہشمند ہے کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر وار کمیٹیوں سے بے تعلقی کا اعلان کر دیں ورنہ درصورت عدم تعمیل ایسے تمام ممبران کے نام ضلع لیگ کے توسط سے صوبہ مسلم لیگ کو بھیجے جائینگے تاکہ اُنکے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے کیونکہ اُنکے اس طرز عمل سے مسلم لیگ کے وقار کو نقصان پہونچ رہا ہے"

صحت و تندرستی:۔ (۱) بیوہ جناب مولوی زکی الدین خاں صاحب مرحوم کو لکھنؤ سے آنیکے بعد پہلے شدید اسہال کی شکایت ہوئی تھی اُس سے صحت ہونیکے بعد درد سر کا سخت دورہ ہوا جسکی وجہ سے کئی دن تکلیف رہی

اب وہ حالت تو نہیں ہے اور تکلیف رفع ہو چکی ہے لیکن اضمحلال اور ضعف بہت ہے جسکا سبب کچھ تو تکالیف کی شدت ہے اور بہت زیادہ سن و سال کا تقاضہ ہے طبیعت پہلے سے بہتر ہے لیکن تمام دن غنودگی کی سی کیفیت طاری رہتی ہے۔

(۲) اہلیہ منشی محمد نسیم علوی (گڑدھی) جو بسلسلہ ولادت لکھنؤ کے مشن اسپتال میں زیر علاج تھیں کئی دن ہوئے تندرست ہو کر لکھنؤ سے آ گئی ہیں۔

(۳) مولوی تحسین الدین علوی بی۔اے کو بخار بفضلہ کافی سکون ہو گیا تھا اور حرارت بڑی حد تک رفع ہو گئی تھی صرف کمزوری بیان کیجاتی ہے طبیعت بحال ہو گئی ہے کہ دفتر جانے لگے ہیں خدا کا شکر ہے۔

(۴) والدہ شفقت علے عباسی کے زخم بفضلہ مندمل ہو چکے ہیں صرف ایک زخم میں کچھ کسر باقی ہے انشاء اللہ وہ بھی جلد اچھا ہو جائیگا۔

(۵) منشی عبد الکریم محسن کے پیر کا زخم جسنے خطرناک صورت اختیار کر لی تھی بفضلہ اچھا ہے اور اب نقل و حرکت میں زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔ امید ہے بقیہ شکایت بھی جلد رفع ہو جائیگی۔

(۶) کلکتہ کی ایک تحریر سے معلوم ہوا کہ طاہرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مولوی کلیم الدین) سالار خواتین جمعیۃ خاکساران کلکتہ گذشتہ ماہ میں سخت علیل ہو گئی تھیں دو تین ہفتہ تیز بخار آیا تھا اب بفضلہ اچھی ہیں صرف ضعف ہے جو بتدریج رفع ہو جائیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ عزیزہ مذکور کی علالت کے زمانہ میں خاکسار مرد افسران و غیر افسران اور عورتیں عیادت کیلئے آتے رہے اور بعض خاکسار بہنوں نے تیمار داری میں بھی حصہ لیا۔ ملک فدا محمد صاحب ناظم اعلٰے ایک ٹوکرہ پھلوں کا بھی مریضہ کیلئے لائے تھے۔

علالتیں:۔ (۱) اہلیہ مولوی سید مقبول الدین حسین مینا علوی کو کئی دن ہوئے شدید بدہضمی کی شکایت ہو گئی تھی تمام دن دست آئے اور دو تین بار استفراغ بھی ہوئے تھوڑی دیر سخت الجھن و گھبراہٹ رہی حکیم احمد علی انصاری کے علاج سے شکایت دفع ہوئی ضعف بہت ہو گیا ہے خداوند کریم بالکل صحیح و تندرست فرمائے۔

(۲) والدہ مولوی ضیاء الدین علوی (قاضی گڑھی) کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ہاتھ کی کہنی میں پھنسی نکل آنے کی سخت تکلیف ہے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

متفرقات:۔ (۱) فاتحہ سالانہ حضرت شاہ تقی حیدر قلندر اور حضرت شاہ علی اکبر قلندر کا ۱۷ رجب مطابق ۱۶ اگست بروز پنجشنبہ بعد نماز مغرب تکیہ شریف پر ہوگا معتقدین و متوسلین شریک فاتحہ ہو کر داخل ثواب ہوں۔

(۲) مولوی حسن ابن ضیا عادی ضیاء ایڈیٹر رسالہ نرالی دنیا، لاہور نے الہ آباد سے حسب ذیل اعلان بغرض اشاعت بھیجا ہے:۔

اعلان۔ رسالہ نرالی دنیا، لاہور کی سالگرہ کی خوشی میں افسانہ نویسی کا مقابلہ ہوگا۔ مسلمانوں کے مظالم اور انکے بند ہونے کو تو رہنا (؟) عنوان تجویز ہوا ہے۔ افسانہ مختصر اور عام فہم اور روز مرہ میں افسانہ نگاری کے اصول کے ماتحت کاغذ کے ایک طرف لکھا ہوا ہونا چاہیے بہترین افسانہ نگار کو مبلغ دو روپیہ انعام دیا جائیگا اگر دو یا اس سے زیادہ افسانے برابر کے معیار کے ہونگے تو انعام برابر برابر ججوں کے فیصلہ کے مطابق تقسیم ہو جائیگا۔ انعام والا افسانہ یا افسانے رسالہ نرالی دنیا کی ملکیت سمجھے جائیں گے۔ تمام افسانے ۱۵ اگست ۱۹۳۸ء تک حسب ذیل پتہ پر پہونچ جانا چاہیے۔

ایڈیٹر، رسالہ نرالی دنیا ۲۲ الگن روڈ (سول لائنس) الہ آباد

ہمکو امید ہے کہ ناظرین و ناظرات اخبار کاکوری اس مقابلہ میں شرکت کی کوشش کرینگے (ایڈیٹر)

تصحیح:۔ گذشتہ اشاعت میں بسلسلہ علالت نمبر ۱ بیوہ مفتی انعام اللہ مرحوم غلطی سے درج ہو گیا صاحبزادی مفتی انعام اللہ مرحوم ہونا چاہیے تھا ناظرین درست فرمالیں۔

ریاست حیدر آباد کی اطلاعات:۔ (۱) بمقام اورنگ آباد مولوی حامد حسن علوی کے یہاں ۳ جولائی ۱۹۳۸ء (۳ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ) شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور ۲۴ جولائی (۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ) یکشنبہ حافظ نصیر احمد علوی کے گھر میں دختر تولد ہوئی اللہ تعالیٰ ہر دو نومولود کی عمریں دراز اور صاحب اقبال کرے۔

(۲) منشی ولی حسن علوی دل تعلقدار صرفخاص مبارک مستقل دل تعلقدار ضلع بھنی مقرر ہو کر ۳ جولائی ۱۹۳۸ء کو حیدر آباد سے اپنے مستقر پر پہنچ گئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ عزیز مذکور کو بلدہ سے بڑی شان کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ اعزہ و احباب کی کثیر تعداد کے علاوہ صرفخاص کے ملازمین معہ عہدہ دار ریلوے اسٹیشن پر الوداع کہنے کیلئے موجود تھے اور فرداً فرداً ہر شخص نے ہار پہنائے اور فرسٹ کلاس گاڑی کے ایک ڈبہ کو بہت خوبصورتی کے ساتھ پھولوں وغیرہ سے آراستہ کیا گیا تھا۔ ہمکو منشی ولی حسن مینا کی ترقی و استقلال کی خبر سنکر دلی مسرت ہوئی اور ہم عزیز مذکور کو پر خلوص ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(۳) اہلیہ منشی مسعود احمد ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہیں یونانی علاج سے فائدہ نہیں ہوا اب لیڈی ڈاکٹر سے رجوع کیا گیا ہے۔ خدا کرے اس درمیان میں مریضہ کو صحت ہو گئی ہو اور مسعود احمد صاحب مطمئن ہوں۔

(۴) مولوی شمیم الدین علوی بخار اور کھانسی میں مبتلا ہو گئے تھے اب بفضلہ تعالیٰ اچھے ہیں صرف کمزوری باقی تھی۔

(۵) میر صادق علی عباسی کی آنکھ میں ناخونہ ہو گیا تھا جسکی وجہ سے تکلیف تھی۔

(سید محمد مشیر الدین نے یونائیٹڈ انڈیا برقی پریس میں باہتمام سید توسل حسین چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار (مولوی محلہ دلال امنی) کاکوری سے شائع کیا)